خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

3۔جنوری 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 48-83 نمبر 3 | ہفتہ 4 رمضان۔1418ھ 3 صلح 1377ہش 3 جنوری 1998ء

اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہنا چاہئے

ہمیشہ روزہ دار کو یہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے۔ تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ دوسری غذا بھی انہیں مل جائے گی۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 123)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ثابت قدمی میں بڑی برکتیں ہوتی ہیں۔ شہد ہی کی مکھی کو دیکھو کہ جب وہ ثابت قدمی اور محنت کے ساتھ اپنے کام میں لگتی ہے تو شہد جیسی نفیس اور کار آمد شے تیار کر لیتی ہے۔ اسی طرح پر جو خدا کی تلاش میں استقلال سے لگتا ہے وہ اس کو پا لیتا ہے۔ نہ صرف پا لیتا ہے' بلکہ میرا تو یہ ایمان ہے کہ وہ اس کو دیکھ لیتا ہے۔ ارضی علوم کی تحصیل میں کس قدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ یہ علوم روحانی علوم کی تحصیل کے قواعد کو صاف طور پر بتا رہے ہیں۔ ہمارا مذہب جو روحانی علوم کے مبتدی کے لئے ہونا چاہئے۔ یہ ہے کہ وہ پہلے خدا کی ہستی' پھر اس کی صفات کی واقفیت پیدا کرے ایسی واقفیت جو یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے' تب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کاملہ پر اس کو اطلاع مل جاوے گی اور اس کی روح اندر سے بول اٹھے گی کہ پورے اطمینان کے ساتھ اس نے خدا کو پا لیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ایمان پیدا ہو جاوے کہ وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کر لے کہ اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا ہے اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل ہو جاوے' تو گناہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت جو پہلے گناہ کی طرف جھکتی تھی اب ادھر سے ہٹتی اور نفرت کرتی ہے اور یہی توبہ ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 465)

خدا کے فضل کو یاد کر کے محبتِ الٰہی دلوں میں پیدا کرو

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

ایمان بڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے انعام پر غور کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایمان۔ عقائد۔ اعمال۔ معاملات کے لحاظ سے بے نظیر نعمت (دین حق) ہے اور پھر (-) سے وہ فرقہ جو خلفاء اللہ کے سلسلے کو مانتا ہے ان سے بڑھ کر نہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان سے بڑھ کر کوئی مؤید من اللہ نہیں۔

انسان اکیلی عبادت زیادہ پڑھتا ہے۔ جماعت کے ساتھ عبادت چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے پس یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے جو خدا نے ہم کو دی ہے مگر اس انعام میں ان الفاظ کو بھی یاد رکھو کہ "دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" بڑی ذمہ داری کا وعدہ ہے۔ یہ وعدہ کسی عام انسان کے ہاتھ پر نہیں۔ بلکہ امام کے ہاتھ پر۔ نہیں نہیں' بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے وعدہ کر کے خلاف کرنے والا منافق ہوتا ہے پس ڈرنے اور رونے کا مقام ہے اور بڑے حزم و احتیاط کی ضرورت ہے

پھر اللہ تعالیٰ کے انعام یاد کر کے (صاحب ایمان) اس بات کو سوچے کہ ایک وقت آتا ہے (-) کوئی دوست آشنا اپنا بیگانہ کچھ کام نہیں آتا۔ دنیا میں نمونہ موجود ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بھی اس کی بیماری کو نہیں بٹا سکتے۔ یہ نمونہ اس بات کا کہ یہ سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے وقت کوئی کام نہیں آتا۔ کسی کی سپارش اور جرمانہ کام نہیں آتا۔ اس لئے اس دن کے لئے آج سے ہی تیار رہو۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کو یاد کر کے محبت الٰہی کو زیادہ کرو اور غفلتوں اور کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور اپنے وعدوں پر لحاظ کرو کہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔" رنج و راحت عسر یسر میں قدم آگے بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کریں گے۔ پھر کہتا ہوں کہ یہ بڑی

باقی صفحہ 7 پر

یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچتا جو تقویٰ سے خالی ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ مکرم مولانا محمد اعظیم اکسیر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

بستان افغاناں تحصیل شکر گڑھ کے قدیم احمدی بزرگ مکرم ناظر خان صاحب کے پوتے عزیز منصور احمد خان ابن مکرم مقبول احمد خان صاحب سابق امیر حلقہ شکر گڑھ کی تقریب شادی خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 15۔نومبر 97ء کو عمل میں آئی۔ برات ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور سے روانہ ہو کر موسیٰ سنز نیلا گنبد لاہور کے ہال گئی۔ شادی مکرم میاں عبد الرؤف صاحب کی صاحبزادی امتہ الرحمان صاحبہ کے ساتھ قرار پائی۔ موصوفہ محترم میاں محمد یحیٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید کی نواسی ہے۔

اگلے روز مورخہ 16۔ نومبر 97ء تقریب ولیمہ عمل میں آئی جس کا اہتمام محترم مقبول احمد خان صاحب نے کیا تھا۔ برات اور تقریب ولیمہ میں احمدی احباب اور کثیر تعداد میں دیگر معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ خداوند کریم اپنے فضل سے اس شادی کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم فہیم احمد خادم صاحب مربی سلسلہ دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ کو مورخہ 23۔ دسمبر 1997ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولودہ کا نام "فطینہ فہیم" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ' مکرم شریف احمد پیر کوٹی صاحب زعیم انصار اللہ حافظ آباد کی پوتی اور مکرم و محترم نور محمد صاحب (آف پیر کوٹ ثانی) رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے نیز نومولودہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب دار الیمن وسطی کی نواسی اور مکرم مولوی فضل دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑنواسی ہے۔ عزیزہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی دراز عمر دے اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم عمران احمد خان صاحب کارکن دفتر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خالہ محترمہ شوکت جہاں بیگم صاحبہ آف مورو سندھ حال سرسید ٹاؤن نارتھ کراچی گذشتہ دو سال سے جوڑوں میں درد کے باعث بیمار ہیں۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب سے موصوفہ کی صحت یابی و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

3 صلح 1377 ہش — 3 جنوری 1998ء

مذہب - ایک اصطلاح

بعض الفاظ اصطلاح تو بن جاتے ہیں اور ہونا یہ چاہئے کہ اصطلاح بن کر ان کی ماہیت اور ان کا مفہوم زیادہ واضح ہونے لگے لیکن عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ اصطلاح بن جانے کے بعد وہ جس مفہوم کو ادا کرتے معلوم ہوتے ہیں دراصل ان کا وہ مفہوم نہیں ہوتا۔ مثلاً مذہب کا لفظ ہی لے لیجئے۔ یہ ایک اصطلاح بن گیا ہے۔ اس لئے کہ اس کے اصل معنے تو یہ ہیں کہ کسی راہ پر چلنا۔ اگر عربی کے اس لفظ کا تجزیہ کیا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ کسی راہ پر چلنے کا نام مذہب ہے لیکن مذہب اصطلاح بن گئی۔ اور اس کو عام طور پر دین کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ دین اور مذہب میں فرق بھی ہے۔ جہاں تک دین کا تعلق ہے۔ وہ تو سراسر روحانیت سے وابستہ ہے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے وہ ہر ایسی بات سے وابستہ کیا جاسکتا ہے جو کوئی اپنے لئے اختیار کرے۔ حتیٰ کہ علوم وفنون کے ماہر جس علم اور فن میں ماہر ہوتے ہیں اسے ان کا مذہب کہا جاسکتا ہے۔ یہ علم وفن طبقات الارض کا ہو' طبعی ہو' طبابت ہو' ہیئت ہو یا کوئی اور علم ہو' اس علم کے ماہر کا مذہب وہ علم ہوتا ہے۔ اور اس طرح دیکھا جائے تو دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کا کوئی نہ کوئی مذہب نہ ہو آخر وہ کسی نہ کسی راستے پر تو چلتا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو وہ اپنی زندگی میں کرتا ہے اور کچھ نہ کچھ کرنے کے بغیر وہ زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔

پس جو علم بھی کسی کے پاس ہے اسے اس کا مذہب کہا جاسکتا ہے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس مذہب کے ذریعے وہ مختلف امور کو کس طرح سمجھتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ کے وجود ہی کو لے لیجئے۔ وہ خدا تعالیٰ کے متعلق کیا مانتا ہے۔ کہاں تک جاتا ہے اور کہاں جا کے رک جاتا ہے۔ یہ تو وہ مانتا ہے کہ خدا موجود ہے لیکن کیسا خدا' جو دنیا کو بنانے کے بعد الگ ہو کے بیٹھ گیا ہے یا اس کے ہر کام میں دخیل ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ اس کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا۔ کیا ایسا خدا جس نے ہمیں تو کان دیئے ہیں کہ ہم سنیں اور خود نہیں سنتا۔ یا جس نے ہمیں تو زبان دی ہے کہ ہم بولیں اور خود نہیں بولتا۔ ہمیں تو ہاتھ پاؤں دیئے ہیں کہ ہم کچھ کریں اور وہ کچھ نہیں کرتا۔ گویا کہ خدا تعالیٰ کے وجود کو مان لینے کے بعد جو بات نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ خدا کیسا ہے۔ یہ وہ بات ہے جو مختلف لوگوں کے خیالات کو ظاہر کرتی ہوئی مذہب کی حقیقت کو سامنے لاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام کچھ ہی رکھ لیجئے۔ اور دنیا میں اس کے کئی نام لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں۔ اپنے اپنے مسلک اور اپنے اپنے مذہب کے مطابق وہ اس کا نام لیتے ہیں۔ لیکن نام چاہے کچھ بھی ہو اگر وہ اس کی صفات سے واقف ہیں اور اس کی حقیقی صفات کا انہیں علم ہے تو وہ درست راستے پر ہیں اور اگر انہیں علم نہیں ہے تو نام سے کیا بنتا ہے وہ کوئی سا ہی نام لے لیں وہ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔

اپنی دنیا سے مری دنیا میں جب تم آؤ گے
میرے سناٹے کی آوازوں میں تم کھو جاؤ گے
دیکھتا رہ جاؤں گا میں اک ہیولے کی طرف
تم مری کیفیت احوال پر چھا جاؤ گے
مطمئن پا کر تمہیں مسرور ہوں گے جان و دل
تم پریشاں حال مجھ کو دیکھ کر گھبراؤ گے

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت مکرم میاں صاحب حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ کو خدا نے ایک لمبا عرصہ سلسلہ احمدیہ کی قابل قدر خدمات انجام دینے کی سعادت عطا فرمائی۔ آپ ناظر اعلیٰ صدر صدر انجمن احمدیہ اور امیر مقامی کے عہدوں پر فائز تھے۔ حضرت امام الرابع کی لندن روانگی کے بعد سے آپ کو مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز حاصل رہا۔ حضرت امام جماعت الرابع نے آپ کے متعلق جن الفاظ میں تذکرہ کیا اس سے آپ کا بلند روحانی مقام ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ حضرت بانی سلسلہ کی دو بشارات کے مصداق بنے اور آپ کی زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ ان بشارات کی رو سے آپ کو خدا نے خلاف توقع لمبی عمر دی اور خلاف توقع آپ لمبا عرصہ امیر بنے آپ 45 بار امیر بنے۔ آپ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ حضرت امام جماعت الرابع کے لندن جانے کے بعد مسلسل 14 سال امیر مقامی ربوہ کا فرض ادا کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا:-

"میری جگہ بیٹھ گئے اور امیر مقامی بنے اور تمام امور کو نہایت بہادری سے انجام دیا۔"

حضرت مکرم میاں صاحب غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل تھے اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں آپ کی خداداد فراست' مضبوط قوت ارادی اور قوت فیصلہ نے سونے پر سہاگے کا کام کیا امامت کے عاشق اور فدائی تھے۔ وفا کے ساتھ ائمہ جماعت کے دست و بازو بنے رہے۔ ائمہ کے متعلق کوئی غلط اشارہ دیکھتے تو پوری بہادری سے اس کو رد کر دیتے۔

حضرت صاحب نے ان الفاظ میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا کہ

"آپ امامت کے حق میں سونتی ہوئی تلوار تھے۔"

آپ انتہائی سادہ منکسرالمزاج شخصیت کے مالک تھے اپنے ماتحتوں اور سلسلہ کے کارکنوں سے آپ کا سلوک مشفقانہ تھا۔

آپ کا وجود بہت مبارک تھا۔ سلسلہ کے اس دیرینہ خادم اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کے اس قابل رشک درخشندہ گوہر کی وفات پر ہمارے دل مغموم ہیں ہم حضرت امام جماعت الرابع کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

آپ کی بیگم مکرمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ لمبا عرصہ تک لجنہ ربوہ کی صدر رہیں۔ اس حوالے سے بھی ہماری لجنہ کا حضرت میاں صاحب سے گہرا تعلق رہا۔ اور ہمیں آپ کی راہنمائی حاصل رہی۔

ہم آپ کی بیگم صاحبہ سے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں خدا تعالیٰ آپ کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

نیز آپ کی صاحبزادیوں مکرمہ صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ اور مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ۔ آپ کے صاحبزادگان مکرم مرزا ادریس احمد صاحب مکرم مرزا مغفور احمد صاحب اور مکرم مرزا مسرور احمد صاحب' آپ کی ہمشیرگان مکرمہ صاحبزادی امتہ الباری صاحبہ' مکرمہ صاحبزادی امتہ الوحید صاحبہ اور دیگر تمام افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ سے دلی تعزیت اور رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ حضرت میاں صاحب کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ آمین۔

ہم ہیں شریکِ غم
ممبرات مجلس عاملہ لجنہ ربوہ

OOO

منجانب جماعت احمدیہ امریکہ

جماعت احمدیہ امریکہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر صدر انجمن احمدیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ کی وفات ایک عظیم جماعتی نقصان ہے۔

انہوں نے ابتلاء اور مشکل کی سخت گھڑیوں میں بڑی جرات' استقامت' عزم و ہمت اور خلوص سے جماعت کی خدمت کا فریضہ ادا کیا۔

جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ میں فرمایا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملنے والی کئی خدائی خبریں جو بظاہر آپ کے والد گرامی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارے میں تھیں وہ آپ کے حق میں پوری ہوئیں۔

اگرچہ بظاہر حضرت صاحبزادہ صاحب جسمانی طور پر ہم سے جدا ہو چکے ہیں لیکن وہ سب احمدیوں کے دلوں اور آنے والی نسلوں کے دلوں میں صدیوں تک زندہ رہیں گے۔

ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع' حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ اور دیگر عزیزوں کی خدمت میں دلی تعزیت کے جذبات پیش کرتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا مظفر احمد۔ امیر جماعت امریکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

(-) غیبت ظن ہی کی پیداوار ہے۔ حقائق کا سامنا کرنے کی جن قوموں کو عادت نہیں رہتی ان کے افراد میں منہ پر بات کرنے کی بھی جرات نہیں رہتی وہ یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ شواہد سے ان کی بات چیلنج ہو جائے۔ اسی لئے فرضی باتوں کے عادی پیٹھ پیچھے باتیں کرتے ہیں' چھپ کے باتیں کرتے ہیں' چھپ کر طعن و تشنیع کرتے ہیں' اور لمز کی یہ انتہائی شکل ہے لمز کہتے ہیں اس طعن و تشنیع کو جو منہ پر کی جائے۔ جب یہ بدی بڑھ جاتی ہے اور ناسور بن جاتی ہے یا کینسر بن جاتی ہے تو اس سوسائٹی میں منہ پر کی جانے والی طعن و تشنیع کو چھوڑ کر غیب میں باتیں کی جاتی ہیں۔ اس طرح دوسرے کو اپنے دفاع کا کوئی موقع ہی نہیں مل سکتا۔ غیبت' طعن' و تشنیع کی بیماری کی سب سے بڑھی ہوئی اور بدصورت ترین شکل ہے اور اس کا ظن سے گہرا تعلق ہے۔

اس کے متعلق میں گزشتہ خطبے میں تفصیلی گفتگو کرچکا ہوں۔ فرمایا (-) کلام الٰہی نے عجیب مثال دی ہے فرمایا کہ کیا تم اپنے لئے یہ بات پسند کرو گے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو۔ چونکہ اس مضمون کا عنوان یہ باندھا گیا تھا کہ (-) بھائی بھائی ہیں اس لئے بھائیوں کے درمیان اصلاح کی کارروائی کرو' ایسی بات کرو جس سے ایک بھائی دوسرے پر راضی رہے۔ اس لئے یہاں بھائی سے مراد سگا بھائی نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ایک ایمان لانے والا دوسرے صاحب ایمان کا بھائی ہے۔ بھائی کہہ کر اس کے گوشت کی طرف توجہ دلانے کا مطلب یہ ہے کہ بھائی کا گوشت کھانا ویسے ہی مکروہ چیز ہے۔ مردہ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنا دفاع نہیں کرسکتا۔ جو چاہو اس سے کرو اس کو کچھ پتہ نہیں۔ چنانچہ اس کی کراہت کو نمایاں کرکے دکھا دیا ورنہ خالی یہ کہہ دیا جاتا کہ تم اپنے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتے ہو؟ مردہ بھائی کا گوشت کہہ کر اس (صاحب ایمان) کی بیچارگی کو بھی ظاہر کر دیا جس کے خلاف باتیں کی جارہی ہیں اور غیبت کی اس لذت کی حقیقت کو بھی ظاہر کر دیا کہ جسے یہ اپنے لئے طیب غذا سمجھ رہا ہے۔ اس طرح بتا دیا کہ کسی کے خلاف غیب میں باتیں کرکے اور اس کی برائیاں بیان کرکے مزہ اٹھانا بہت ہی مکروہ ہے' اس درجہ مکروہ کہ یہ تو مردہ کا گوشت کھانے والی بات ہے۔ یہ کلام ایسی فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے کہ بات کو انتہاء تک پہنچا دیتا ہے۔ کتنے چھوٹے سے جملے میں اس برائی کی کتنی تفصیل کے ساتھ مذمت فرمادی گئی ہے۔

(-) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو وہ بہت اور بار بار توبہ کو قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے

(-) اے انسانو! ہم نے تو تمہیں اس لئے مرد اور عورت میں سے پیدا کیا تھا اور تمہیں قبائل میں اور قوموں میں اس لئے تفریق کیا تھا (-) تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ (-) یقیناً تم میں سے سب سے معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے (-) اللہ بہت جاننے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔ اس (-) میں عموماً مختلف علماء (-) کو اپنے خطابات کے لئے نمایاں حیثیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہیں جو قوموں میں تفریق کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ تم میں سے ایک دوسرے پر عزت پائے بلکہ اس کی وجہ اور ہے وہ پہلے حصہ کو نظرانداز کر دیتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) ہم نے تمہیں مرد اور عورت پیدا کیا۔ ترجمہ کرنے والا اور تقریر کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا لتعارفوا سے کوئی تعلق نہیں۔ گویا یونہی ضمناً ذکر چل پڑا ہے اس کا اس مضمون سے کوئی تعلق نہیں' مرد اور عورت کو اس لئے تو نہیں پیدا کیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو ہاں (-) قبائل کو اس لئے پیدا کیا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ (کلام الٰہی) کا یہ انداز ہے کہ بعض مضامین جو واضح ہوتے ہیں ان کا ذکر چھوڑ دیتا ہے اور ایک مضمون کے تسلسل میں ایک بات نتیجہ نکالے بغیر بیان فرما دیتا ہے۔ چونکہ مضمون یہ چل رہا ہے کہ ایک دوسرے پر بڑائی نہ کرو ایک دوسرے کے اوپر اپنی فضیلت نہ جتاؤ ایک دوسرے کو حقیر نہ جانو اس لئے اس جملے کا پہلا حصہ (-) یہ معنی رکھتا ہے کہ جس طرح قوموں میں کوئی فخر نہیں ہے اس طرح مرد اور عورت ہونے میں بھی کوئی فخر نہیں ہے محض اس بناء پر کہ کوئی مرد ہے اس سے کوئی فضیلت نہیں ہے کسی دوسرے انسان پر یا محض اس بناء پر کہ کوئی عورت ہے۔ اسے کسی دوسرے انسان پر کوئی فضیلت نہیں۔ یہ جو آجکل مغربی دنیا میں یہ بحث چل رہی ہے کہ عورت بہتر ہے یا مرد بہتر ہے یا دونوں میں برابری ہے (کلام الٰہی) اس مضمون کو اس رنگ میں پیش نہیں فرماتا جس رنگ اور سمت میں مغربیت کا رخ جارہا ہے لیکن وہ بنیادی طور پر عورت اور مرد کے برابر حقوق کو تسلیم ضرور کرتا ہے۔ یہاں یہ ذکر اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ مرد کو عورت پر بھی کوئی فضیلت نہیں ہے یہ نہ سمجھنا کہ چونکہ تم مرد ہو اس لئے تمہیں حق ہے کہ کسی عورت کی تحقیر کرو اور اس کی تذلیل کرو۔ جس طرح بعض قوموں میں بعض محاورے پائے جاتے ہیں جو عورت کی برائیوں کے اظہار کے لئے وقف ہوتے ہیں یعنی یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت ذات ہے تو اس میں یہ بات ضرور پائی جاتی ہے مقابل پر عورتوں نے بھی شاید مردوں کے لئے کچھ محاورے یا فقرے ایجاد کئے ہوں۔ مگر کلام الٰہی فرماتا ہے کہ اس حیثیت سے ہرگز کوئی تفریق نہیں ہوسکتی۔ عزت کے لحاظ سے بلند مرتبے کے لحاظ سے صرف اور صرف ایک معیار ہے (-) وہی تم میں سے سب سے معزز ہے جو سب سے زیادہ خدا کا خوف رکھنے والا ہے۔ (-) اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور خوب خبر رکھتا ہے اس بات کی کہ تم لوگ کیا کرتے ہو' کیوں کرتے ہو' تمہارے اعمال کی کنہ کیا ہے' تمہاری باتوں اور تمہارے افعال کا مقصد کیا ہے۔ وہ ہر بات سے اول سے آخر تک خوب باخبر ہے اور ان کے پیدا ہونے والے نتائج سے بھی باخبر ہے' دور دراز اثرات جو ان کے مرتب ہوں گے ان پر بھی نگاہ رکھتا ہے۔

(-) بنیادی طور پر مضمون ایک ہی ہے۔ پس صفات باری تعالیٰ میں رنگین ہونے کا مطلب جہاں ایک طرف الوہیت سے تعلق قائم کرنا ہے وہاں دوسری طرف عبدیت سے تعلق قائم کرنا بھی ہے۔ اور اخلاق کا بہترین ہونا اس کا ایک طبعی اور لازمی نتیجہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی انسان باخدا تو بن رہا ہو خدا کی صفات میں تو رنگین ہو رہا ہو لیکن دنیا کے لحاظ سے نہایت بدخو اور انسانوں کے لئے اس کا گوشہ نرم نہ ہو۔ اس لئے صفات باری تعالیٰ کا جو مضمون میں بیان کر رہا ہوں اس کا یہ مقصد ہے کہ جماعت احمدیہ ان صفات میں اس طرح رنگین ہو کہ اس کا ایک رنگ ساتھ ساتھ بنی نوع انسان پر بھی ظاہر ہو رہا ہو۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اندرونی طور پر انسان میں کوئی پاک تبدیلی ایسی پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق بڑھ رہا ہو اور اس کے باوجود بنی نوع انسان سے اس کا تعلق کم ہو رہا ہو' خدا تعالیٰ کے لئے اس کا دل نرم ہو رہا ہو اور بنی نوع انسان کے لئے اس کا دل سخت ہو رہا ہو۔ یہ متضاد باتیں ہیں یہ ایک وقت میں ممکن ہی نہیں۔ اس لئے صفات باری تعالیٰ کے سب سے کامل سب سے حسین مظہر (-) کو دیکھیں تو یہ عقدہ حل ہو جائے گا۔ جتنا زیادہ آپ خدا کی صفات میں رنگین ہوئے اتنا ہی زیادہ حسن اخلاق کی دولت آپ کو عطا فرمائی گئی بلکہ یہاں تک آپ کو عظمت عطا کی گئی کہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا کہ تجھے ہم نے عظیم اخلاق پر قائم فرمایا ہے۔ عظیم سے بڑھ کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق کے لئے کوئی اور لفظ استعمال نہیں ہو سکتا۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"(-) تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت' شجاعت' عدل' رحم' احسان' صدق' حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔ غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب' حیا' دیانت' مروت' غیرت' استقامت' عفت زہادت' اعتدال' مواسات یعنی ہمدردی' ایسا ہی شجاعت' سخاوت' عفو' صبر' احسان' صدق' وفا وغیرہ' جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقع پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہوگا۔ اور یہ تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقع کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جائے۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر10 ص333)

پس (-) ان تمام صفات حسنہ کا ذکر فرما دیا جو انسان میں جمع ہوسکتی ہیں جس کے چند نمونے حضرت بانی سلسلہ نے پیش فرمائے۔ اور جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ نے تفصیل فرمائی محض ان اخلاق کا ان صفات حسنہ کا (-) کو مجمع قرار نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ اخلاق اپنے اپنے محل پر (-) کو عطا کئے گئے۔ "تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے" یہ ایک ایسا عظیم الشان ترجمہ ہے کہ اس ترجمہ کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کو سلطان القلم بنایا۔ آپ ترجمے اٹھا کر دیکھ لیں جہاں جہاں بھی خلق عظیم کا ترجمہ آئے گا وہاں لفظ بزرگ کی طرف کسی کا خیال نہیں جائے گا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس محل اور موقع پر خلق عظیم کا اس سے بہتر ترجمہ ممکن نہیں تجھے بزرگ خلق پر قائم کیا گیا' بڑی عظمت ہے اس لفظ بزرگ میں اور بڑی گہرائی ہے۔ عظیم کا اس سے بہتر ترجمہ ممکن نہیں۔ پس (-) بزرگ خلق پر قائم فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر خلق جو اپنی انتہاء کو پہنچا ہے جو بلند مرتبے تک پہنچ چکا ہے' اس خلق (-) پر قائم فرمایا گیا (-) مکارم اخلاق سے کیا مراد ہے؟ مکارم اخلاق سے مراد وہ خلق ہے جو عزت کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہے۔ معزز ترین اخلاق' بزرگ ترین اخلاق' جو بزرگ ترین مقام تک دنیا کے لحاظ سے پہنچ چکے تھے اور آج تک کوئی دوسرا اس سے آگے ان کو نہیں بڑھا سکا تھا میں انہیں بھی کامل کرکے دکھاؤں انہیں نئی بلندیوں تک پہنچا کے دکھاؤں اور بتاؤں کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا جو میرا منتظر تھا۔ (-)

(-)....جماعت احمدیہ آج اس مقام پر فائز کی گئی ہے' اس غرض سے قائم کی گئی کہ ان کھوئی ہوئی عظمتوں کو حاصل کرے جو (-) کے غلاموں کو زیبا ہیں (-) یہ گیت تو تب زیب دیتا ہے اگر آپ کے قدم آگے بڑھتے ہوئے نظر آرہے ہوں۔

بدقسمتی کی انتہاء ہے' عجیب دردناک المیہ ہے کہ (-) کی طرف منسوب ہوکر..... اخلاق کا یہ عالم ہو کہ دنیا کی ہر ایرا غیرا عام لامذہب قومیں بھی ان کے اوپر تمسخر کریں اور تشنیع کریں اور کہیں کہ یہ اخلاق ہیں تمہارے آج دہریئے بھی ہنس رہے ہیں بگڑے ہوئے مذاہب والے بھی ہنس رہے ہیں' مشرک بھی ہنس رہے ہیں' فلسفہ دان بھی ہنس رہے ہیں اور دنیاوی تہذیب و تمدن کے علمبردار بھی ہنس رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا جماعت احمدیہ نے اس میدان میں آگے قدم بڑھایا ہے یا نہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اتنے گوشے ابھی خلاء کے باقی ہیں' اخلاق کی طرف توجہ دینے کا اتنا بڑا کام ابھی باقی ہے کہ اگر ہم نے اس کی طرف توجہ نہ دی تو ہم دنیا کے معلم قرار نہیں دیئے جاسکیں گے۔ اگر اس کے باوجود ہمیں دنیا کا مربی بنا دیا گیا تو یہ دنیا پر احسان نہیں ہوگا۔ اس لئے جوں جوں فتح کے دن قریب آرہے ہیں ان گوشوں پر میری نظر پڑتی ہے اور میں خدا کے سامنے ہول سے کانپنے لگتا ہوں کہ "اے خدا محض تیرا فضل ہے جو ان حالات کو تبدیل فرما دے اور ہمیں وہ عظمتیں عطا فرما دے جن عظمتوں کی خاطر تو نے ہمیں پیدا کیا ہے ہر قدم پر کمزوریاں ہیں' ہر قدم پر رخنے ہیں۔ ایک خلا تو نہیں ہر سمت میں کئی خلا ہیں (-) پھر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

میاں محمد ابراہیم

میں جب 1939ء میں قادیان آیا۔ (تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور سینئر انگلش ٹیچر) محترم میاں منصور احمد صاحب میٹرک پاس کر کے کالج میں جا چکے تھے۔ لیکن چونکہ سپورٹس مین تھے۔ اور میں مارننگ کلب (جسے میں نے ہی تاسیس کیا تھا) کا پریذیڈنٹ تھا۔ باہمی دلچسپی اور اپنائیت روز افزوں رہی۔ آپ کو فٹ بال کا کھیل بہت پسند تھا۔ آپ یونین کلب کے کپتان تھے لیکن کھیل کی مشترک اقدار اور مشاغل کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئے۔ پھر حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی خواہش پر جب میں نے موسمی رخصتوں کے دوران میاں منصور احمد صاحب کو کچھ وقت انگریزی بھی پڑھائی۔ ہم ایک دوسرے کے اور زیادہ قریب ہو گئے۔ ان دنوں کسی وجہ سے سپورٹس کلب سے ناراض ہو کر میں چند روز کھیل کے میدان میں نہ گیا۔ تو محترم میاں منصور احمد صاحب اپنے چند کھلاڑی ساتھیوں کے ہمراہ بعد از دوپہر خاکسار کے مکان پر (دارالرحمت) میں تشریف لائے۔ موسم سرما جوبن پر تھا۔ میں مکان کی چھت پر دھوپ سینک رہا تھا۔ دیوار کے قریب سے بلند آواز سے مجھے کہا کہ فوراً نیچے آ جائیں اور کھیل کی حسب معمول نگرانی کرنا شروع کر دیں۔ ورنہ میں اوپر آکر آپ کو اٹھا کر لے جاؤں گا۔ اس باہمی الفت کے اظہار نے میرے لئے سوائے حسب سابق کھیل میں شامل رہنے کے اور کوئی راستہ نہ چھوڑا اور ہمارے تعلقات محبت وعقیدت کی تجدید ہو گئی۔ کچھ عرصہ بعد محترم میاں منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ لگ گئے۔ اور سکول کا ایک جھگڑا ان کے سامنے پیش ہوا۔ حضرت میاں صاحب اس سلسلہ میں سکول میں تشریف لائے۔ اور خداداد ذہانت سے فوراً اس کی تہ تک پہنچ گئے۔ اور یکجہتی اور یگانگت میں جو لوگ رخنہ ڈال رہے تھے۔ ان کو طبعی جوش اور جلال سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ فوراً اپنی اصلاح کر لیں اور اپنی قابل اعتراض روش کو ترک کریں۔ اور سلسلہ کی روایات کو برقرار رکھیں ورنہ میں اس طرز کو جو سلسلہ کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس پر آپ کے خلاف سخت ایکشن لوں گا جب فتنہ برپا کرنے والوں نے دیکھا کہ ان کی دال نہیں گلے گی۔ تو مخاصمت کا انداز بدل کر۔ حقیقت پسندی اور مصالحت کی طرف ہاتھ بڑھا دیا اور سٹاف میں سلسلہ کی تعلیم کے مطابق محبت اور یگانگت کا رنگ عود کر آیا۔ حضرت میاں صاحب کو معاملے کی تہہ تک پہنچنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قوت فیصلہ کا ملکہ بھی ودیعت کر رکھا تھا۔ سلسلہ کے درد سے سرشار تھے۔ اور خاندانی وجاہت اور جرات ایمانی نے آپ کو خاص بلند مقام پر کھڑا کر رکھا تھا۔ اپنے اساتذہ اور سلسلہ کے خدمت گزاروں کا خاص لحاظ کرتے تھے۔ اور میرے ساتھ تو آپ کا سلوک بہت ہی محبت اور پاسداری کا تھا۔ ان کے زمانہ اقتدار میں میں نے ان سے جب بھی کوئی فرمائش کی آپ نے نہایت محبت اور پیار سے اسے پورا کیا۔ میں امریکہ سے واپس آیا تو مجھے اپنی ایک بیٹی' عزیزہ امتہ الرشید اہلیہ عزیزم میجر شاہد احمد سعدی سے ملنے مردان جانا تھا۔ میں نے اس کا حضرت میاں صاحب موصوف سے ذکر کیا تو آپ نے شام کو اپنے طور پر گاڑی کے ڈرائیور عبدالرزاق صاحب کو بلا کر انہیں حکم دیا کہ وہ صبح صبح دارالسلام (خاکسار کے مکان پر) پہنچ کر مجھے گاڑی میں بٹھا کر مردان لے جائے۔ (گاڑی میں آنے جانے کا پٹرول موجود ہو) اور ایک دو دن کے بعد میں جب چاہوں مجھے واپس ربوہ لے آئے۔ اور اسی طرح ہوا (سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔

دوسری ایسی ہی قابل ذکر بات میرے لئے میری ضرورت پر ایک بہت بڑی رقم کا انتظام کرنا تھا۔ حضرت میاں صاحب کا میرے ساتھ خاص محبت اور نوازش کا سلوک تھا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے ایک خیرخواہ دوست سے کیا۔ جن کے حضرت میاں صاحب کے ساتھ بے تکلفی کے تعلقات تھے۔ انہوں نے ایک طرح سفارش کے رنگ میں میری خواہش حضرت میاں صاحب تک پہنچا دی۔ لیکن اپنے ذاتی تعلقات کی وجہ سے حضرت میاں صاحب نے ان سے کہا کہ آپ میرے اور میرے ماسٹر صاحب کے درمیان کیوں آتے ہیں۔ میرے اور ان کے تعلقات کسی تیسرے شخص کی سفارش کے محتاج نہیں۔ تو یہ تھے ہمارے میاں صاحب .... آپ نے اپنے بچوں کی نہایت عمدہ تربیت کی۔ خاندانی اعلیٰ روایات کی وجہ سے بچوں نے بھی اس تعلق کو دوام بخشا۔ اور ہم میں باہمی اپنائیت نے مجھے خاندان کے بہت ہی قریب کر دیا۔ حضرت بیگم صاحبہ (بیگم حضرت میاں منصور احمد صاحب) کو مجھے پڑھانے کا شرف حاصل ہے۔ اس معمولی سی خدمت کو خاندان حضرت بانی سلسلہ نے ہمیشہ یاد رکھا ہے اور سالہا سال سے میں نوازشات کا مورد بن چکا ہوں۔ آپ کے بچوں نے بھی اس تعلق کو ہمیشہ میرے لئے باعث عزو شرف بنا لیا ہے۔ محترم میاں مغفور احمد صاحب نشتر کالج سے ڈگری پاس کر کے امریکہ پہنچے تو سب سے پہلے خاکسار کے ہاں ڈیٹن میں ہی قیام فرمایا۔ مجھے نیویارک سے فون کیا کہ میں فلاں بس پر اتنے بجے ڈیٹن پہنچ رہا ہوں۔ آپ مجھے بس کے اڈہ سے اتار لیں۔ مسرت اور حیرانگی کے عالم میں میں نے ان کا استقبال کیا۔ صبح ہوئی تو فرمایا کہ مجھے ڈاک کے ٹکٹ خریدنا ہیں۔ ڈاؤن ٹاؤن (شہر کے مرکز میں جا کر) اور اپنے طور پر کچھ وقت ریسٹوران میں ہی بیٹھ کر خط و کتابت کی۔ شام کو تشریف لائے تو رات کا کھانا کھا کر آئے۔ اور مجھے معلوم ہو گیا کہ نجی طور پر کسی پر بوجھ بننے کی بجائے۔ آپ تو یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ سلسلہ پر بھی کسی قسم کا بوجھ بنیں۔ رات مجھے سوء اتفاق سے بخار ہو گیا۔ درد شدید تھی آگے لکھتے مجھے شرم آتی ہے کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے اس نونہال نے وہ رات میری چارپائی پر بیٹھے گزاری۔ اور میرے جسم کو دباتے رہے۔ جب ایک دفعہ بعد میں میں نے اپنی محسنہ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مغفور نے ایسا کر کے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ آپ تو ہمارے استاد ہیں۔ آپ کا حق ہے۔ کہ ہم آپ کی عزت واحترام کریں۔ تو یہ تھے حضرت میاں منصور احمد صاحب' بہت وجاہت اور احترام پر فائز' لیکن اپنے اساتذہ کا لحاظ رکھنے والے محسن' ایک خاص صفت خاندان مبارکہ کی یہ ہے کہ وہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز اور ذرہ نواز ہیں۔ صاحبزادہ میاں مسرور احمد صاحب (حال امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ) کا پہلی مرتبہ نظارت تعلیم میں تقرر ہوا۔ ایک چھوٹی عمر کے صاحبزادہ کی خدائی وجاہت اور علو مرتبت کا خوش کن اثر میری طبیعت پر پڑا۔ وہ سنئے۔ میں مبارکباد دینے دفتر میں حاضر ہوا۔ میری حاضری اور مبارکباد پیش کرنے کے جذبہ کو میاں صاحب موصوف نے اس قدر قدردانی سے نوازا کہ مجھے اس واقعہ کی کیفیت کبھی نہیں بھولتی۔ ہم میز پر آمنے سامنے بیٹھے ہی تھے کہ میاں مسرور احمد صاحب موصوف نے اس میز پر اس قدر انواع واقسام کی نعماء اکٹھی کر لیں کہ میں حیران رہ گیا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اللہ تعالیٰ درجات بلند فرماتا رہے' کے متعلق آسمانی خبر ہے کہ "بادشاہ آیا" حقیقتہً بادشاہت کی صفت۔ فیاض طبیعت اور ذرہ نوازی یہ آپ پر ختم تھی۔ اور یہی اقدار واوصاف آگے حضرت مرزا منصور احمد صاحب اور ان کی نیک وصالح اولاد میں نظر آتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے (امیر اول لاہوری جماعت) جن دنوں قادیان میں ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے۔ جب حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (بعد میں حضرت امام جماعت الثانی) نے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری فرمایا۔ آپ کی اس وقت صرف انیس سال کی عمر تھی۔ آپ نے 14 صفحات کا انٹروڈکشن لکھا۔ اور دنیا کے سامنے اس حقیقت کو پیش کیا کہ یہ ناممکن ہے کہ ایک صادق کے اردگرد نیک وپاک بندے موجود نہ ہوں۔ میاں محمود احمد صاحب کو دیکھو عنفوان شباب میں ہی کس قدر نیک اور صالح ہیں۔ ان کے مشاغل محض دینی اور روحانی ہیں۔ انہیں اگر کوئی تڑپ اور خواہش ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ اللہ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ اور ان کی زندگی کا ایک لحہ دین کی خدمت میں گزرے۔ محترم مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اس زمانہ میں لکھا۔ اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب (بانی سلسلہ) دین کے سچے خادم نہیں ہیں تو ان کی اولاد میں دین کے متعلق اس قدر تڑپ اور جذبہ کہاں سے آگیا ہے۔ اور وہی بات موجودہ دور میں میں حضرت بانی سلسلہ کی موجودہ نسل کے متعلق کہہ سکتا ہوں۔ بلاخوف تردید کہ حضرت بانی سلسلہ کی اولاد' اور اولاد در اولاد میں دین حق کی اشاعت کے متعلق جس قدر تڑپ اور خواہش ہے سلسلہ احمدیہ کے باہر اس کی نظیر ملنا ممکن نہیں۔ میں پرسوں حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں تعزیت کے لئے حاضر ہوا تو بر سبیل تذکرہ آپ نے میاں مسرور احمد صاحب کے متعلق خاص دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ کم سنی میں اس کے کاندھوں پر اس قدر بھاری بوجھ آن پڑا ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو۔ وہ اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ لیکن حضرت صاحب (موجودہ امام) نے جس یقین اور اعتماد سے اس دور کے کامیاب ہونے پر اطمینان کا اظہار فرمایا ہے۔ اس سے یقیناً اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے کہ "آپ بیٹھیں ہم چلتے ہیں" اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میاں مسرور احمد صاحب کے تقرر کو بابرکت کرے گا۔ یقیناً یہی خدائی منشاء ہے۔

○○○

واقفین نو کی نگہداشت اور پرورش آئندہ صدی کے احمدیوں پر ایک عظیم احسان ہے

○ اگر ہم سب اپنی آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کو بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہو گا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبہ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد کریں گے۔

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرمودہ 89-2-17)

لجنہ اماء اللہ اور تحریک جدید

○ بفضل خدا ویسے تو ساری ذیلی تنظیمیں تحریک جدید سے تعاون کرتی ہیں لیکن لجنہ اس لحاظ سے منفرد مقام رکھتی ہے کہ یہ اپنی مساعی کے سلسلہ میں معین اعداد و شمار سے مرکز کو باخبر رکھتی ہیں لجنہ فیصل آباد نے یکصد بہنوں کی فہرست بھجوائی ہے جن میں 40 معاونات خصوصی صف اول اور 60 صف دوم میں شامل ہیں۔

لجنہ ربوہ نے بھی اپنی قابل احترم صدر صاحبہ کی اپیل پر معاونات خصوصی پر خصوصی توجہ مرکوز کر رکھی ہے اور 28 حلقہ جات سے 932 بہنوں کے اسماء بھجوائے ہیں۔ جن میں 218 صف اول کی اور 514 صف دوم کی ہیں نیز 171 اطفال و ناصرات کے نام بھجوائے ہیں جنہوں نے 100 روپے یا اس سے زائد کا وعدہ کیا ہے۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر لجنات بلکہ دیگر ذیلی تنظیموں سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی تحریک جدید کی طرف بھرپور توجہ فرمائیں اور اس صدقہ جاریہ کے ثواب سے بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد ضیاء الحق جتالہ ۔ امریکہ

ایک مکتوب ۔ ایک مضمون

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل (سلام)

اغلباً وہ 20 جون کا شمارہ تھا جس میں آپ نے "الفضل کے مہمان" والے کالم میں ڈاکٹر Dan Maccury کا دفتر میں آنا لکھا تھا انہیں ربوہ میں ہی لے کر گیا تھا اور پھر آپ کی خدمت میں بھی خاکسار ہی لے کر حاضر ہوا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے قادیان جانے کی خواہش کی تو میں انہیں قادیان لے گیا۔ تین روز انہیں وہاں ٹھہرایا بہت تفصیل سے انہوں نے اور بہت تجسس سے تمام اہم مقامات کو دیکھا اور وڈیو بنائی۔ غیر متحرک تصاویر بھی لیں۔ پھر دہلی میرے ساتھ چلے گئے۔ دہلی بیت احمدیہ میں ایک گھنٹہ ٹھہرنے کے بعد وہ دوسری جگہ مقیم ہوئے میں ایک دوست کے ساتھ تین روز گزارنے کے بعد واپس لاہور چلا آیا۔ وہ قریباً ڈیڑھ ماہ قادیان رہے پھر پاکستان کے راستہ یورپ ہوتے ہوئے گزشتہ ہفتہ ہی واشنگٹن پہنچے میں نے ایک نوٹ آپ کے اس شذرہ کے سلسلہ میں لکھا ہے جو کل انہیں FAX کردوں گا۔ مجھے یقین ہے وہ آپ کو ضرور لکھیں گے۔ اطلاع ملی تھی کہ امریکہ کے جلسہ میں بھی موجود تھے۔

آج کے الفضل میں بھائی برکات احمد راجیکی کا لکھا ہوا ایک تعارف "چوہدری غلام محمد" شائع ہوا تھا چوہدری غلام محمد میرے تایا تھے۔ ان کے والد میاں شمس الدین اور میرے دادا میاں امام دین حقیقی بھائی تھے ہمارے گھرانہ میں مثالی اتفاق تھا پڑدادا کے وقت سے جائیداد کا معتدبہ حصہ تقسیم ہی نہیں کیا تھا صرف یافت تقسیم ہو جاتی تھی وہ بھی اس طرح کہ ہمارے اپنے جنگل سے لائی ہوئی لکڑی۔ گندم کا بھوسہ ایک ہی جگہ جمع ہوتا تھا جس گھر کو جس قدر ضرورت ہوتی تھی استعمال کرتا رہتا تھا۔ بھائیوں میں اگر کوئی اختلاف رائے ہوا۔ اس کا اثر نہ تو خاندان کے بچوں پر ہوتا تھا نہ ہی مستورات پر۔ اور کنبہ کی مستورات میں جو کہ چار مختلف گھروں میں رہتی تھیں ان میں کبھی بھی کسی قسم کا ہلکا سا اختلاف یا رنجش ہمیں یاد نہیں۔

تایا جان سرکاری ملازمت سے اغلباً 1935ء میں ریٹائر ہو کر آئے پھر ضلع میں اسیسر (ڈپٹی کمشنر کی مشاورتی کونسل کے ممبر) ہو گئے اس کے بعد زمینداروں کے قرضہ جات کے سلسلہ میں مصالحتی بورڈ بنے تو یہ منصف ہو گئے۔ گھر میں یعنی گاؤں میں تقسیم کار کچھ یوں تھی کہ سربراہ نمبردار میرے دوسرے تایا جو کہ ان سے چھوٹے تھے چوہدری غلام نبی وہ آخر تک رہے۔ بہت متقی خاموش طبع مرنجاں مرنج انسان انہوں نے مروجہ تعلیم حاصل نہ کی تھی لہٰذا لکھنے پڑھنے کا کام میرے والد منشی نبی بخش کے ذمہ تھے اور افسران بالا سے تعلقات یا یوں کہئے کہ تعلقات عامہ کے وہ انچارج تھے۔ والد صاحب نے 1924ء میں احمدیت قبول کی۔ کوئی مخالفت کسی طرف سے نہیں ہوئی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ احمدیت ہمارے گاؤں میں نہ پھیل سکی۔ تایا جان چوہدری غلام محمد صاحب علم تھے مطالعہ کا بہت شوق تھا ابا جان احمدیت کی جو بھی کتب قادیان سے لے کر جاتے تایا جان کے زیر مطالعہ آتیں۔ کبھی سلسلہ کے مربیان یا کارکنان گاؤں جاتے ابا جان جلسہ کا اہتمام کرتے جو ہمارے مردانہ میں ہوتا جسے ہم مدرسہ کہتے تھے کیونکہ ابا جان اس کے معلم انچارج بھی تھے بانی بھی تھے اور دن رات وہیں قیام رکھتے تھے۔ تایا جان قادیان سے جانے والوں کا احترام کرتے اور جلسوں میں بخوشی شامل ہوتے۔

ہمارے گاؤں کی ایک بیت کے امام قاضی شاہ ولی کی ایک ہمشیرہ احمدی تھیں اور قادیان ماسٹر محمد حسین سے بیاہی ہوئی تھیں جو کہ دار الشکر میں رہتے تھے ماسٹر محمد حسین کا ایک لے پالک بیٹا افتخار احمد قادیان میں درویش تھا اور وہیں فوت ہوا۔ ایک سال ابا جان نے قاضی صاحب کو قادیان جانے کے لئے آمادہ کرلیا کہ چلیں بہن کو بھی مل آئیں اور جلسہ بھی سن آئیں۔ جب ان کا پروگرام پکا ہو گیا تو تایا جان چوہدری غلام محمد نے مجلس میں بیٹھے ہوئے قاضی صاحب سے پوچھا کہ قاضی صاحب اگر قادیان میں سب کچھ دیکھ اور سن کر آپ کے دل نے یہ گواہی دی کہ احمدیت درست ہے تو کیا آپ بیعت کرلیں گے۔ قاضی صاحب نے کہا "نہیں میں پھر بھی نہیں کروں گا" تایا جان نے بہت سختی سے کہا کہ قاضی صاحب یہ تو منافقت ہو گی کہ آپ کا دل مرزا صاحب کی صداقت کا قائل ہو گا اور آپ ظاہراً اس سے اختلاف کریں گے۔ میں یہ تفاصیل اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ کو بعد میں بھائی عزیز احمد کی مخالفت کا پس منظر سمجھ آجائے۔

یہ 1936ء کی بات ہے گرمیوں کی تعطیلات میں میں اور بھائی عزیز احمد دیوان خانہ کی بالائی منزل پر سکول کا کام کیا کرتے تھے۔ ایک روز شدید بارش ہو رہی تھی جب ذرا ہلکی ہوئی تو عزیز احمد نے فرمائش کی کہ گھر سے کچھ کھانے کو لاؤ۔ میں گھر گیا گلیوں میں ٹخنہ ٹخنہ پانی تھا میں نے اغلباً تل اور شکر ملائی۔ یا شائد خشخاش میں چینی ملائی اور پڑیا باندھ کر نیکر کی جیب میں ڈال لی۔ میں چھٹی جماعت کا طالب علم تھا اور بھائی عزیز احمد دسویں جماعت کے۔ جب میں کمرہ سے نکلنے کو تھا تو ابا جان تشریف لے آئے۔

مجھے پوچھا گھر میں کیا کر رہے ہو سامنے میز پر کتب رکھی تھیں میں نے جلدی سے ایک کتاب اٹھالی اور کہا یہ لینے آیا تھا۔ جب واپس پہنچ کر عزیز احمد کو یہ بات سنائی اس نے کہا کہ کون سی کتاب نام تھا "حضرت بانی سلسلہ کے کارنامے" یہ حضرت امام جماعت الثانی کی کوئی تقریر تھی یا تحریر۔ عزیز احمد نے مجھے کہا کہ اچھا تم مجھے پڑھ کر سناؤ میں نے بے ساختہ جواب میں کہا کہ میں آپ کو لوری دے کر سلانا نہیں چاہتا کیونکہ وہ اکثر مجھے پڑھنے کو کہتے تو خود سو جاتے۔ میں نے کہا اس مرتبہ آپ پڑھیں میں سنوں گا۔ بھائی عزیز احمد نے پوری کتاب پڑھ ڈالی۔ اور خاموش لیٹ گئے۔ مجھ میں نہ اتنا شعور تھا کہ ان کی خاموشی پر چونکوں نہ اتنی تمیز کہ خود ہی کتاب کے بارہ میں کچھ کہوں۔

تھوڑی دیر کے بعد تایا جان نے آواز دے کر ہم دونوں کو نیچے بلایا اور ایک چوکیدار کو بلانے کا ارشاد فرمایا۔ ہم دونوں بھائی ننگے پاؤں ہاتھ میں چھڑیاں کہ کچی گلیوں میں پھسلنے سے بچیں۔ گاؤں کا تکیہ قریب ہی تھا۔ اور وہیں گاؤں کی جامع بیت تھی جب ہم دونوں بیت کے کونے پر پہنچے تو عزیز احمد یکایک رک گئے چند لمحے خاموش رہے پھر آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر کہا کہ "ضیا تم گواہ رہنا کہ آج سے میں احمدی ہوں" چونکہ نہ گاؤں میں نہ دیگر عزیزوں میں نہ ہی سکول میں کبھی مخالفت ہوئی لہٰذا بھائی کے اس فقرہ کی اہمیت کو نہ سمجھ سکا لیکن طبیعت میں بے پایاں خوشی کا احساس ضرور تھا۔ چند قدم چلنے کے بعد پھر رکے اور کہا "آج سے میں کبھی بھی تمہارے مرزا صاحب نہیں کہوں گا بلکہ ہمارے مرزا صاحب کہوں گا" پھر ممکن ہے ابا جان سے کوئی ذکر کیا ہو گا مجھے علم نہیں۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد رندھیر کالج کپورتھلے چلے گئے۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں گھر آئے تو اعلان کر دیا کہ میں نے بیعت کرلی ہے۔

تایا جان سمجھاتے رہے اور تردید کے لئے اغلباً" کہا۔ آخر ایک روز ارشاد فرمایا۔ "عزیز احمد تمہیں اس گھر میں صرف یہ رات بسر کرنے کی اجازت ہے" اس سے قبل حکماً میرے ابا جان سے ملنے پر پابندی لگادی تھی۔ بھائی نے ابا جان سے جو بھی مشورہ کرنا ہوتا میرے توسط سے کرتے۔ میرے ساتھ ملاقات پر کوئی پابندی نہیں تھی ہم دونوں حسب معمول اکٹھے رہتے تھے بلکہ اب زیادہ اکٹھے رہتے تھے۔ بھائی عزیز احمد اگلے روز تعمیل ارشاد میں ابا جان کے مشورہ کے مطابق قادیان چلے گئے وہاں ایک روز مہمان خانہ میں ٹھہرے۔ اگلے روز ماسٹر محمد بخش سولنگی جو تعلیم الاسلام سکول میں معلم تھے۔ اور کھارہ میں رہتے تھے ہمارے گاؤں سے ملحقہ کنیاں خورد کے رہنے والے تھے انہیں اپنے گھر لے گئے۔

والدین کا اکلوتا بیٹا بڑی بہن کی وفات ہو چکی تھی اب یہ واحد اولاد تھے۔ والدہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا لاوا بہتا رہا جو ان کی بینائی لے گیا۔ پہلے بٹی کا صدمہ پھر بیٹے کی جدائی آخر تایا جان نے واپس بلانے کے لئے پیغام بھجوایا۔ بھائی حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے واپسی کا ارشاد فرمایا۔

تعطیلات کے خاتمہ پر یہ واپس کپورتھلہ چلے گئے۔ بی۔ اے بعد میں ڈی۔ اے وی کالج جالندھر سے کیا۔ جالندھر سے ایک مرتبہ مجھے بھی کپورتھلہ لے گئے تھے۔ ہوسٹل میں اپنا کمرہ دکھایا۔ دوپہر کا کھانا حضرت شیخ محمد احمد مظہر کے گھر ان کے ساتھ کھایا۔ اور شام کی گاڑی سے لوٹ آئے۔

یہ بی۔ اے کر کے فارغ ہوئے۔ میں دہلی میں ملازم ہو چکا تھا۔ گاؤں گیا تو انہیں بھی دہلی ملازمت کی ترغیب دلا کر ساتھ لے گیا۔ دہلی میں ہم دونوں کے ساتھ صوفی عزیز احمد جو کہ آجکل Otwa کینیڈا میں ہوتے ہیں بھی رہائش رکھتے تھے۔ دہلی حضرت امام جماعت الثانی کے جلسہ میں جب شرپسندوں نے زنانہ جلسہ گاہ پر حملہ کیا اور بیرونی قنات پھاڑ دی تو حضرت امام جماعت الثانی نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ایک سو نوجوان اٹھیں اور زنانہ جلسہ گاہ کا گھیرا ڈال لیں۔ تم میں سے جو کمزور دل ہے وہ نہ جائے اس کی جگہ میں جاؤں گا۔ بھائی عزیز احمد جلسہ گاہ میں موجود تھے لیکن سخت قسم کی خونی پیچش سے نڈھال تھے میں نے جب ان کو لڑکھڑاتے ہوئے باہر نکلتے دیکھا۔ تو ان کی علالت کے پیش نظر روکنے کی کوشش کی نہایت سختی سے کہا کہ "تم نے حضرت صاحب کا ارشاد نہیں سنا" پھر جب وقف کی تحریک ہوئی۔ تو چوہدری شکر الٰہی ہاتھ میں دو کارڈ خالی پکڑے ہوئے آئے اور کہا کہ اب تو حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ "وقف زندگی گویا تجدید بیعت ہے" کچھ اسی قسم کا فقرہ تھا۔ ہم دونوں ایک ہی دفتر میں تھے کارڈ لکھ کر سیل کر دیئے اگلے روز صوفی عزیز احمد صاحب نے بھی وقف کا عریضہ لکھ دیا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

کے مصداق یہ دونوں بلا لئے گئے اور یہ نابکار محو نالہ جرس کارواں رہا۔

قیام پاکستان کے بعد ابھی جودھامل بلڈنگ میں ہی تھے کہ بھائی عزیز احمد کو ہلکا بخار شروع ہو گیا۔ مجھے راولپنڈی اطلاع ملتی رہی۔ ربوہ جا کر بکثرت کار بیماری بڑھتی گئی یہ دفتر جاتے رہے۔ علاج بھی ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ حضرت امام جماعت الثانی کا چاقو کے حادثہ کے بعد بغرض علاج لندن جانے کا پروگرام بنا۔ جانے سے قبل حضرت صاحب نے اغلباً رتن باغ میں ناظر' نائب ناظر صاحبان اور دوسرے صیغہ جات کے انچارج ضروری نصائح کے لئے بلائے۔ بھائی عزیز احمد کی طبیعت اس روز زیادہ خراب تھی۔ حضرت امام جماعت الثانی نے انہیں نہ دیکھ کر استفسار فرمایا۔ جب علم ہوا کہ تپدق کے مہلک مرض سے شفا نہیں ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ عزیز احمد کو میرے قافلہ کے ساتھ یورپ روانہ کرنے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ یہ بھی اپنے آقا کی معیت میں انگلستان چلے گئے کچھ عرصہ لندن میں پھر سوئٹزرلینڈ میں علاج ہوا۔ اس دوران حضرت صاحب نے اپنے کسی خطبہ میں بعض واقفین کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے کچھ یوں فرمایا کہ میرا مراد سب واقفین سے نہیں ان میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے زندگیاں وقف کیں اور سلسلہ پر قربان کردیں۔ مثلاً چوہدری عزیز احمد۔

حضرت صاحب کے اصل الفاظ بھول رہا ہوں مفہوم یہی تھا اس سند خوشنودی کی اطلاع سب سے پہلے بھائی عزیز احمد کو حضرت چوہدری عبداللہ خاں امیر جماعت کراچی نے دی۔ کہ ان کے ساتھ بہت محبت کا تعلق تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائر میں اسلامی انتہاپسندوں کی کارروائیاں

الجزائر میں اسلامی انتہا پسندوں نے گذشتہ دو روز کے دوران مزید 74۔ افراد کو بڑی بے دردی سے قتل کر دیا۔ متعدد افراد کے گلے کاٹ ڈالے اور کئی لوگوں کو گولی مار دی۔ قتل کی وارداتیں زیادہ تر ملک کے مغربی علاقوں میں ہوئیں اور بیشتر لوگ دیہات میں مارے گئے۔ اور دوسروں کو سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر کے روکا گیا اور موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ مقامی اخبارات نے اس بارے میں جو خبریں شائع کی ہیں ان میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ دس روز میں وحشی قاتلوں کے ہاتھوں مارے جانے والوں کی تعداد 318 ہو چکی ہے۔ مغربی الجزائر کے مقام سری بالعباس کے قریب ایک سڑک پر رکاوٹیں کھڑی کر کے چودہ افراد کا راستہ روکا اور انہیں اٹھا کر ان کے گلے کاٹ کر ان کو ہلاک کر دیا گیا بعض کو گولیاں بھی ماری گئیں۔

دارالحکومت الجزیرہ سے 80 کلومیٹر دور میدیا نامی گاؤں میں بھی 20 دیہاتیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ جس میں ایک شخص اور اس کے دو بیٹے بھی شامل ہیں۔ جن کے کے گلے کاٹ دیئے گئے۔ آخری اطلاعات کے مطابق قتل ہونے والوں کی تعداد 88 ہو گئی ہے۔

وزارت داخلہ کے ایک ترجمان کے مطابق حکومت ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر روزانہ لوگوں کو خبردار کر رہی ہے کہ اسلامی انتہاپسندوں کی خونی کارروائیوں سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر کریں۔

○○○

بی جے پی کا انتخابات سے پہلے

رویہ

عام انتخابات کے موقع پر آکر سیاسی جماعتیں اپنے بیانات اور موقف میں زیادہ محتاط اور لچکدار ہو جاتی ہیں۔ لیکن بھارت سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق بھارتیہ جنتا پارٹی' جسے ہندوؤں کی فرقہ پرست یا انتہاپسند جماعت کہا جاتا ہے اس نے انتخابات سے پہلے ہی اپنی پالیسی کو مسلمانوں پر واضح کر دیا ہے اور مسلمانوں کو جو مراعات دینے کی توقع تھی اس پر یکسر پانی پھیر دیا ہے۔ مبصرین نے کہا ہے کہ بی جے پی نے مسلمانوں کو جو مراعات دینے کی پیشکش کی تھی ان کو واپس لے لیا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد اس کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر کا پہلے سے بھی زیادہ زور و شور سے اعلان کیا گیا ہے۔

بی جے پی کی ترجمان سشما سوراج نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ہم مسلمانوں سے ہرگز یہ وعدہ نہیں کرتے کہ بعض مساجد منہدم کر کے ان کی جگہ مندر تعمیر نہیں کریں گے۔ تاہم اجودھیا میں رام مندر کی تعمیر ہمارے ایجنڈے میں شامل ہے۔ اس پر کوئی سودا بازی نہیں ہو گی۔ انہوں نے بعض مسلمان رہنماؤں کی بی جے پی میں شمولیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ یہ صورت حال خوش آئند ہے۔ تاہم ان کی خاطر ہم اپنی پارٹی کا منشور تبدیل نہیں کر سکتے۔ بنارس اور متھرا میں مساجد کی جگہ پر مندر بنانے کے مسئلے پر کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے لیکن بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر ہر صورت میں مکمل کی جائے گی۔

بی جے پی کی ترجمان نے مزید کہا ہے کہ بعض دوسرے مسائل مثلاً سب فرقوں کے لئے ایک سول کوڈ کی تشکیل اور جموں وکشمیر کو خود مختاری دینے کے معاملات پر بھی سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف پارلیمنٹ میں دوسری بڑی سیاسی پارٹی کانگریس آئی کی انتخابی مہم تیز تر کرنے کے لئے مقتول وزیراعظم راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی بھی منظر عام پر آگئی ہیں۔ اور اگرچہ انہوں نے پارلیمنٹ کی نشست کا انتخاب نہ لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم انتخابی مہم زور و شور سے چلانے کا انہوں نے قطعی فیصلہ کر رکھا ہے۔ چنانچہ وہ کانگریس کے انتخابی جلسوں سے خطاب کریں گے۔

مبصرین کا خیال ہے کہ سونیا گاندھی کی انتخابی مہم میں شرکت کی وجہ سے سونیا گاندھی کی انتخابی مہم میں شرکت کی وجہ سے کانگرس آئی' لوک سبھا (ایوان زیریں) میں کم از کم 25 نشستیں زیادہ حاصل کر سکتی ہے۔

اگرچہ انتخابی مہم کے لئے ہر ممکن کوششیں جاری ہیں لیکن مبصرین کا خیال یہی ہے کہ اس مرتبہ بھی معلق پارلیمنٹ وجود میں آئے گی۔ یعنی کسی بھی سیاسی جماعت کو ایسی قطعی اکثریت حاصل نہ ہو سکے گی کہ وہ تن تنہا حکومت بنا سکے۔

○○○

افغان مسئلہ پر تازہ ملاقاتیں

آج کل افغانستان میں جنگ کا محاذ سرد ہے اور گفتگو کا محاذ تیز ہو رہا ہے۔ سابق صدر پروفیسر برہان الدین ربانی پاکستان آئے ہوئے ہیں انہوں نے پاکستانی اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کرنے کے بعد اب افغان مسئلہ سے متعلقہ افراد سے ملاقاتیں شروع کی ہیں۔

افغان جہاد کے دوران افغان مجاہدین کی تنظیموں کی مخالفت کرنے والے اے این پی کے رہبر خان عبدالولی خان نے گذشتہ روز پشاور میں وزیراعظم انیکسی میں سابق سابق افغان صدر پروفیسر ربانی سے ملاقات کی۔ ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے مسئلہ افغانستان کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے غور کیا۔ پروفیسر ربانی کے ترجمان نے بتایا کہ سابق صدر نے خان عبدالولی خان کو امن کے لئے جاری حالیہ کوششوں کی تفصیل سے آگاہ کیا اور اس سلسلے میں ولی خان سے اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ ولی خان نے ان کو بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ سابق صدر ربانی نے کہا کہ ہم پاکستانی سیاستدانوں اور رہنماؤں سمیت ہر اس شخص کی کوششوں کا خیر مقدم کریں گے جو اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغان مسئلے کا واحد حل مذاکرات ہیں۔ اور افغانستان مزید جنگوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ولی خان نے کہا ہے کہ بیرونی مداخلت نے افغان عوام کو تباہی سے دوچار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانوں نے ہمیشہ اپنے مسائل مذاکرات اور جرگوں سے حل کئے ہیں اب بھی تمام افغانوں کو مل بیٹھنے اور افہام و تفہیم سے مسائل کو حل کرنے کا مواقع فراہم کرنا چاہئے۔ ولی خان نے کہا کہ میں نے نواز شریف کو مشورہ دیا تھا کہ وہ آپ کو پاکستان بلائیں۔ نواز شریف نے میرے مشورے پر عمل کر دیا ہے۔ اس پر پروفیسر ربانی نے ولی خان کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں پختواں خواہ ملی پارٹی کے صدر محمود خان اچکزئی نے بھی برہان الدین ربانی سے ملاقات کی۔ وہ اس ملاقات کے لئے خصوصی طور پر کوئٹہ سے آئے۔ پروفیسر ربانی نے محمود خان اچکزئی سے بھی درخواست کی وہ افغانستان میں مستحکم حکومت کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ مسٹر اچکزئی نے کہا کہ ان کی جماعت افغانوں اور پختونوں کے حقوق کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اور وہ اب بھی افغانستان کے استحکام کے لئے پورا کردار ادا کریں گے۔

○○○

تعارف

لجنہ اماء اللہ کراچی کے شعبہ اشاعت کی ایک اور خوب صورت کتاب جس کا تعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گلشن سے ہے' موصول ہوئی ہے۔ یہ کتاب چودہ پندرہ سال کے بچوں کے نصاب پر مشتمل ہے اور مکرمہ امتہ الباری ناصر اور مکرمہ بشریٰ داؤد نے اسے مرتب کیا ہے۔

پیش لفظ میں امتہ الحفیظ محمود بھٹی نائب صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم ہے کہ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر کتب کی اشاعت کے منصوبے پر مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ ہمارے سلسلہ کی 48 ویں کتاب گلشن (-) ہے۔ بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے اس سے قبل کونپل' غنچہ' گل' اور گلدستہ شائع ہو چکی ہیں۔ بلکہ کئی کئی بار شائع ہو کر ہزاروں بچوں اور بڑوں کو فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ گلشن (-) چودہ پندرہ سال کے بچوں کا نصاب ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جس طرح پہلی کتب بفضل خدا قبول عام حاصل کر چکی ہیں۔ یہ کتاب بھی مفید ثابت ہو گی۔ گلشن (-) نام سے ہی یہ تصور بندھ جاتا ہے کہ اس کے اندر پھولوں کی رنگینی اور جسم و روح کو معطر کرنے والی فضا ہو گی۔ یقیناً ایسا ہی ہے۔ اس کتاب میں دینی تعلیمات مختصر مگر جامع طریق پر بڑی دل کشی سے' بڑی قابل فہم اور قابل عمل صورت میں پیش کی گئی ہے....

اس نصاب کا منصوبہ محترم حور جہاں بشریٰ داؤد صاحبہ (وفات یافتہ) سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ کراچی اور عزیزہ امتہ الباری ناصر نے مل کر بنایا تھا۔ بشریٰ کی زندگی نے اتنی وفا نہ کی کہ اس منصوبے کی تکمیل کا مرحلہ دیکھ سکتی۔ اللہ پاک اس کو اسی صدقہ جاریہ کا ثواب بڑھ کر پہنچاتا رہے۔ آمین۔ عزیزہ امتہ الباری ناصر نے بڑی محنت اور توجہ سے اسے ترتیب دے کر اشاعت کے تمام مراحل سے گذارتے ہوئے ہمارے ہاتھوں تک پہنچایا ہے۔ عزیزہ کو ان کے تمام معاونین کے ساتھ خاص دعاؤں میں یاد رکھئے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کی جزا بن جائے۔ اور انہیں رضائے باری تعالیٰ کے حصول کی توفیق ملتی رہی۔"

یہ کتاب جیسا کہ نائب صدر صاحبہ نے لکھا ہے نظارت اشاعت ربوہ پاکستان سے منظور شدہ ہے۔ جہاں تک اس کے مضامین کا تعلق ہے اسے پندرہ مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ توحید کے سلسلے میں اسمائے الٰہی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دعائیں سکھائیں گئی ہیں۔ تاریخ کے بعض واقعات پیش کئے گئے ہیں۔ تاریخ احمدیت کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الاول۔ حضرت امام جماعت الثانی' حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ سب کے لئے) کی سوانح بھی دی گئی ہے۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بعض نظمیں اس لئے پیش کی گئی ہیں کہ انہیں یاد کر لیا جائے۔ اور آخری باب حسن آداب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس باب میں ماں اور بچے کی آپس میں گفتگو ہے۔ ماں بچے سے کہتی ہے مجھے خوشی ہے کہ آپ امتحان سے فارغ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ کامیابیاں دے۔ آج ہم فرصت سے بیٹھیں گے اور بہت سی باتیں کریں گے۔ بچہ ماں سے کہتا ہے سکول کا امتحان تو ختم ہوا مگر اب اطفال الاحمدیہ کا آخری امتحان ہے۔ اس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت باقی ہے۔ اور اس کی بہن کہتی ہے کہ مجھے بھی ناصرات الاحمدیہ کا آخری امتحان دینا ہے۔ پھر میں لجنہ میں شامل ہو جاؤں گی۔ اور بھیا خادم بن جائیں گے۔ ماں دونوں کے لئے دعائیں کرتی ہے اور اس کے بعد ان کی کچھ گفتگو پیش کی گئی ہے۔

ہم لجنہ اماء اللہ کراچی کو ایک اور خوب صورت کتاب پیش کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دے اور انہیں اس کام کو مسلسل جاری رکھنے کی توفیق دے اور قارئین کو ان کتب کو پڑھ کر مستفید ہونے کا موقعہ عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(ن۔س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 3- جنوری 1998ء

12-30 رات- جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-
2-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب-
2-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-45 حضرت صاحب کی ملاقات- فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- یو- ایس- اے-
(1) انٹرویو ڈاکٹر چارلس- ٹی- ویلز کے ساتھ-
8-00 اردو کلاس-
9-00 کمپیوٹرز سب کے لئے نمبر40-
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات- فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 سرائیکی پروگرام-
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب-
1-45 لقاء مع العرب-
2-45 اردو کلاس-
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی بابرکت مہینہ اور انسان- تقریر از عبدالسلام طاہر-
4-30 لائیو درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (نمبر4) از بیت الفضل لندن (1998ء)-
6-00 تلاوت- خبریں-
6-30 انڈونیشین پروگرام-
7-15 بنگالی پروگرام-
8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 عربی پروگرام-
11-05 تلاوت- درس ملفوظات-
11-30 اردو کلاس-

اتوار 4- جنوری 1998ء

12-30 رات- جرمن سروس-
1-30 آپ کا خط ملا- سید نصیر احمد شاہ- مبارک ظفر-
2-00 درس کلام الٰہی (نمبر4) (1998ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل یو- کے-
3-45 بچوں کی ملاقات- حضرت صاحب کے ساتھ-
5-05 تلاوت- درس حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- تعلیمی پروگرام- واقفین نو-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 درس کلام الٰہی (نمبر4) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل یو- کے-
8-45 اردو کلاس-
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05 تلاوت- درس حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- تعلیمی پروگرام- واقفین نو-
12-00 خطبہ- از حضرت صاحب (2-1-1998)-
1-00 انٹرویو- مولانا محمد احمد جلیل- مفتی سلسلہ سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 آپ کا خط ملا- سید نصیر شاہ صاحب اور مبارک ظفر صاحب کے ساتھ-
4-30 لائیو- درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل یو- کے- (نمبر5)-
6-05 تلاوت- خبریں-
6-30 انڈونیشین پروگرام-
7-30 بنگالی پروگرام-
8-00 ملاقات حضرت صاحب انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام-
11-05 تلاوت- درس ملفوظات-
11-30 اردو کلاس-

سوموار 5- جنوری 1998ء

12-30 رات- جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-
2-00 درس کلام الٰہی (نمبر5) حضرت امام جماعت الرابع- از بیت الفضل یو- کے- 1998ء-
3-45 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 درس کلام الٰہی (نمبر5) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل یو- کے- 1998ء-
8-45 اردو کلاس-
10-00 ملاقات حضرت صاحب انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 تقریر "دعا" از مولانا سلطان محمود انور-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- کوئز "مغفرت" پر-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 سپورٹس- فٹ بال فائنل- ربوہ بمقابلہ راولپنڈی- برموقع دوسری سالانہ سپورٹس ریلی اطفال الاحمدیہ پاکستان-
4-30 لائیو- درس کلام الٰہی (نمبر6) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل یو- کے- 1998ء-
6-05 تلاوت- خبریں-
6-30 انڈونیشین پروگرام-
7-15 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 ترکی پروگرام-
11-05 تلاوت- درس ملفوظات-
11-30 اردو کلاس-

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ ICMAP نے نئے سیشن میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- تعلیمی قابلیت میں گریجویشن / A- لیول ہونا لازمی ہے- داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا جو مورخہ 25- جنوری 98ء کو مختلف سینٹرز میں ہو گا- داخلہ فارم وغیرہ مختلف شہروں میں واقع ICMAP کے سینٹروں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ٹیسٹ فیس مبلغ 600 روپے ہے اور داخلہ فارم 24- جنوری 98ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں-

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

خطرناک بات ہے- کہ جو وعدوں کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہوتا ہے- جھوٹ اور وعدہ کی خلاف ورزی کرتے کرتے انسان کا انجام نفاق سے مبدل ہو جاتا ہے- اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو اس سے بچائے اور صدق- اخلاص اور اعمال حسنہ کی توفیق دے-

(خطبات نور جلد اول ص 16)

بقیہ صفحہ 3

آپ دیکھیں گے کہ آپ میں کتنا محرومی کا احساس بڑھے گا' کیا کچھ پانے کی نئی تمنائیں آپ کے دل میں پیدا ہوں گی- ہر وقت ایک لگن لگی رہے گی کہ ہمیں یہ بھی بننا تھا اور وہ بھی بننا تھا اور وہ بھی بننا تھا اور وہ بھی بننا تھا ابھی تو ہم کچھ بھی حاصل نہیں کر سکے- پس یہ وہ نظریہ ہے جس کی خاطر مجھے چند باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا ہوں گی

آج چونکہ خطبہ کا وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے میں اس مضمون کے دوسرے حصہ کو آئندہ جمعہ تک اٹھا رکھتا ہوں- بہت سی ایسی معاشرتی خرابیاں جماعت میں پیدا ہو چکی ہیں جنہوں نے جماعت کی عائلی زندگی کو بھی تباہ کیا ہے اور جو آئندہ نسلوں پر بہت برے رنگ میں اثر انداز ہو سکتی ہیں- روزانہ بیسیوں خط مجھے ایسی باتوں کے ملتے ہیں جن کو پڑھ کر شدید تکلیف پہنچتی ہے کہ احمدی گھروں میں خاوند ایسے ہیں اور بیویاں ایسی ہیں' بہوئیں ایسی ہیں اور ساسیں ایسی ہیں' نندیں ایسی ہیں اور نندوئی ایسے ہیں- گھر وہ فیکٹریاں ہیں جن سے درحقیقت گلیاں سنورتی بھی ہیں اور بگڑتی بھی ہیں- گلیوں میں جو جرم پلتے ہیں وہ بھی دراصل گھروں سے نکل کر گلیوں میں جمع ہوا کرتے ہیں- گلیوں میں جو نیکی کے کام جاری ہوتے ہیں وہ بھی پہلے گھروں میں بنتے ہیں پھر گلیوں میں ظاہر ہوا کرتے ہیں- اس لئے اگر آپ نے معاشرہ کو درست کرنا ہے تو سب سے چھوٹے یونٹ یعنی گھر پر نظر کرنا ہوگی- گھر کو جنت میں تبدیل کئے بغیر آپ نہ اپنے شہر کو جنت میں تبدیل کر سکتے ہیں نہ عالم کو جنت میں تبدیل کرنے دعویٰ کر سکتے ہیں-

(اگر اللہ نے چاہا تو) آئندہ خطبہ میں حسب توفیق خصوصیت کے ساتھ چند معاشرتی بیماریوں کا ذکر کر کے آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں گا کہ جلد تر ان بیماریوں سے اجتناب کریں اور استغفار کریں اور اپنے معاشرہ کو حسین بنانے کی کوشش کریں دنیا تو آپ کو جہنم میں مبتلا کرنے کے لئے ہر کوشش کر رہی ہے آپ کم سے کم خود اپنے لئے تو جنت پیدا کریں' خود تو ایسے معاشرہ میں بسیں جس کا نام (کلام الٰہی) کی رو سے جنت ہے اور جس کا شجرہ' شجرہ طیبہ ہے جس کو حسین پھل لگتے ہیں- اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے-

(از خطبہ 19 ستمبر 1986ء)

OOO

بقیہ صفحہ 5

آخر میں میں اپنے اس پیارے بھائی کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں صحت کمزور ہے- شنوائی بہت متاثر ہو چکی ہے- میں جب بھی ربوہ جاتا تھا تو دن بھر ان کے ساتھ گزارتا تھا- اب جاتا ہوں تھوڑی دیر بیٹھ کر چلا آتا ہوں کہ اس قدر چیخ کر بولنے کی سکت نہیں ہوتی-

اصل ذکر تو تایا جان چوہدری غلام محمد صاحب کا تھا- ابا جان کا خیال تھا کہ بھائی صاحب کو زیادہ غصہ اس بات پر ہے کہ خود بیعت کرنے کے قریب تھے- اب سوچتے ہیں کہ لوگ کہیں گے کہ بیٹے کے پیچھے لگ گیا-

ایک دفعہ ربوہ میں جب بھائی عزیز احمد سوئٹزرلینڈ میں تھے میں نے جسارت کر کے پوچھا کہ تایا جان آپ کی بیعت کا محرک کیا تھا- فرمایا عطاء اللہ شاہ بخاری پھر میں نے ڈرتے ڈرتے یہ بھی کہہ دیا کہ ابا جان کا خیال تھا کہ آپ تو بہت پہلے بیعت کرنے والے تھے لیکن بدیں وجہ رک گئے ہلکا سا مسکراتے اور خاموش رہے-

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے-

OOO

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- جنوری- 1998ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ نومنتخب صدر جسٹس (ر) تارڑ نے نئے سال کی پہلی صبح صدارت کا حلف اٹھایا۔ چیف جسٹس اجمل میاں نے ان سے حلف لیا۔ اس موقع پر وزیر اعظم محمد نواز شریف۔ اور چیئرمین سینٹ وسیم سجاد، مسلح افواج کے سربراہ، چاروں صوبوں کے گورنر، وزراء اعلیٰ اور غیر ملکی سفارت کار بھی تقریب میں شریک ہوئے۔ تقریب مقررہ وقت پر شروع ہوئی اور 20 منٹ میں ختم ہو گئی پیپلز پارٹی کے 4 رکنی وفد نے شرکت کی۔ جمیعت علماء اسلام کا کوئی نمائندہ نہ آیا۔ نئے صدر کے قریبی عزیزوں نے بھی شرکت کی۔ سٹیج پر اخبار نویسوں کی بھاگ دوڑ سے گملے الٹ گئے۔ صدر اور وزیر اعظم دھکم پیل میں جواب دیتے رہے۔ وزیر اعظم نے نومنتخب صدر کو مبارکباد دینے کے ساتھ معانقہ بھی کیا اور تارڑ نے پر جوش انداز میں شکریہ ادا کیا۔

○ نومنتخب صدر جسٹس (ر) رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ میں تنگ نظر نہیں ہوں۔ نہایت لبرل ہوں۔ تنگ نظر ہونے کے متعلق ڈس انفارمیشن پھیلائی جا رہی ہیں۔ خواتین اور اقلیتوں کو آئین اور اسلام کے مطابق حقوق ملنے چاہئیں انہوں نے کہا کہ میری یہ کوشش ہو گی کہ آئین کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے بھرپور کردار ادا کروں، اور پاکستان، قائداعظم اور علامہ اقبال کے افکار کی روشنی میں ایک اسلامی جمہوری اور فلاحی مملکت کی حیثیت سے 21 صدی سے داخل ہو۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ جسٹس (ر) رفیق تارڑ کا صدر منتخب ہونا جمہوری و سیاسی اداروں کے لئے تقویت کا باعث بنے گا اور ملک میں پارلیمانی نظام کی جڑیں مضبوط ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ نئے صدر کو غیر سیاسی ہی رہنے دیں۔ بحران پیدا کرنے والے چلے گئے ہیں۔ اب سکون ہے۔ ایوان صدر میں تارڑ کی موجودگی حکومت کے لئے رہنمائی اور اطمینان کا باعث ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ قوم کو نیک صدر مل گیا ہے۔ فوج میں کبھی تقسیم ہوئی نہ آئندہ ہو گی۔ فوج منظم ادارہ ہے۔ اور خوش اسلوبی سے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ خدانخواستہ مسلح افواج میں ڈویژن ہو تو اس سے ثابت ہو گا کہ ہم اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ رمضان المبارک کی 27 ویں کو ملک میں عام تعطیل ہوا کرے گی۔ یہ فیصلہ اس دن کے تقدس اور اہمیت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

○ صدارتی الیکشن میں بدھ کے روز 298 ارکان پارلیمنٹ نے ووٹ ڈالے ان میں ایک ایسا بدبخت رکن بھی شامل تھا جس نے اپنی پسند کے صدارتی امیدوار کے نام کے سامنے نشان لگانے کی بجائے "پاکستان مردہ باد" پختونخواہ زندہ باد" کے الفاظ لکھ دیئے۔ گنتی کے وقت پولنگ ایجنٹ بیلٹ پیپر پر یہ الفاظ دیکھ کر دم بخود رہ گئے۔

○ مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم محمد نواز شریف نے جہاں اپنے عزائم اور حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالی وہاں پاک بھارت تعلقات کا جائزہ لیتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ہم نے پچاس سال تک بھارت سے محاذ آرائی جاری رکھ کر بہت کچھ گنوایا ہے۔ پایا کچھ بھی نہیں۔ اس لئے ہم اپنے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارت سے مذاکرات اور خوشگوار تعلقات کی پالیسی اپنائیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف نے لاہور میں جدید ریسلنگ سٹیڈیم تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے۔ رستم لاہور دنگل کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کمشنر لاہور ڈویژن کو ہدایت کی وہ سٹیڈیم کے منصوبے کی کاغذی کارروائی اور دوسری تفاصیل مکمل کر کے سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوائیں۔

○ وزیر اعظم کے احتساب سیل نے سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو۔ ان کے شوہر آصف علی زرداری اور بیگم نصرت بھٹو کے خلاف قومی خزانے کی لوٹ مار اور کرپشن کے متعلق 12 کیس تیار کر کے چیف احتساب کمشنر کے پاس جمع کروا دیئے ہیں۔ اور ان کی نااہلی کے لئے کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس اور سینئر ترین جج سید سجاد علی شاہ نے اپنی ریٹائرمنٹ تک رخصت لے لی ہے۔ ان کی مدت ملازمت 16۔ فروری کو ختم ہو گی۔

○ سپریم کورٹ کے جسٹس فضل الٰہی خان ریٹائر ہو گئے ہیں۔ سینارٹی کے لحاظ سے وہ سپریم کورٹ میں چوتھے نمبر پر تھے۔

○ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد نے اعلان کیا ہے کہ میٹرک کے سالانہ امتحانات 7۔ مارچ کی بجائے 18۔ مارچ سے شروع ہوں گے۔

○ متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہان کو عربوں کے مابین اتحاد برقرار رکھنے کی کوششوں کے نتیجہ میں 1997ء کی بہترین شخصیت قرار دیا گیا ہے۔ عالمی پریس نے انہیں ان کوششوں کی بناء پر "مرد دانش" کا خطاب بھی دیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی نے بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگرچہ انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہو رہے ہیں۔ تاہم میدان خالی نہیں چھوڑنا چاہتے۔

○ بی بی سی نے پاکستان کے بارے میں اپنے ایک تبصرہ میں کہا ہے کہ یہ کیسا ملک ہے جس نے 50 سال میں صرف گھٹنوں کے بل چلنا سیکھا ہے۔ پاکستان انسان ہوتا تو 50 برس کی عمر بالغ نظر انسان سمجھا جاتا، 1997ء گولڈن جوبلی سال ہونے کے باوجود کسی کو بھی ملک میں جشن منانے کی فرصت نہ تھی۔ ہر زبان پر سوال تھا کہ جشن کس بات کا منائیں۔ جواب کسی کے پاس نہ تھا 1997ء پاکستان کے لئے اہم اور مشکل تھا۔ انتخابات میں کامیابی پر نواز شریف کے بیان کی بڑی پذیرائی ہوئی۔ نواز شریف نے بھارت سے مذاکرات کے لئے سمجھوتہ کیا۔ اسمبلیاں توڑنے کا اختیار ختم ہوا۔ بھٹو خاندان کے سوئس اکاؤنٹس کا انکشاف بڑا دھماکہ تھا۔ مہنگائی، بے روزگاری میں اضافہ ہوا۔ ملک ایسے آئینی بحران کی لپیٹ میں آگیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔

چیف جسٹس کے ساتھ تنازعہ پر صدر فاروق لغاری وزیر اعظم کے خلاف ہوئے۔ صورت حال نومبر میں اتنی خراب ہوئی کہ حکومت کے حامیوں نے سپریم کورٹ پر حملہ کر دیا۔ ججوں نے چیف جسٹس کے خلاف بغاوت کر دی۔ رفیق تارڑ کو صدارتی امیدوار بنا کر نواز شریف کے ذاتی پسند کو پارٹی سوچ پر حاوی کر دیا گیا 97ء کے آغاز میں پاکستان کو نیا وزیر اعظم اور آخری دن نیا صدر مل گیا۔

درس کلام الٰہی

دوبارہ ٹیلی کاسٹ

درس کلام الٰہی احمدیہ ٹیلی ویژن پر روزانہ شام ساڑھے چار بجے سے پونے چھ بجے تک ہوتا ہے۔ یہی درس اگلے روز صبح سات بجے دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے (سوائے ہفتہ کے۔ کیونکہ جمعہ کو درس نہیں ہوتا) احباب استفادہ فرمائیں۔

بابرکت مہینہ میں اوقات کار
8:30 تا 3:30 بجے
کیور ٹیو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ
☎ 213156/771 فیکس 212299

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دکان 212868 رہائش 212867

عورتوں، مردوں، بچوں کی تمام بیماریوں کا شافی علاج
الشمر ہومیو کلینک
بالمقابل بیت الاقصیٰ گیٹ نمبر 4 ربوہ
ہومیو ڈاکٹر نسیم احمد خان آف شیخوپورہ ☎ رہائش 211113
ڈی ایچ ایم ایس (پنجاب)
بابرکت مہینہ میں اوقات کار صبح 9 تا 4 بجے شام

ماحول کو جراثیم سے پاک رکھنے میں آپکے معاون
خورشید برادرز
ظہور مارکیٹ بالمقابل عیدگاہ بہاولپور
پروپرائیٹر۔ نذیر احمد نعیم ☎ 0621 882948 / 884085

پٹرولیم کی مصنوعات کی سپلائی میں سرفہرست
ماڈل پٹرولیم سروس
نزد سمال انڈسٹری اسٹیٹ ملتان روڈ بہاولپور
☎ 882565 رہائش: 875323

والدین کیلئے خوشخبری
• آپ کے بچوں کیلئے ربوہ میں مثالی نرسری سکول کا قیام
• نصرت جہاں اکیڈمی میں داخلے کی تیاری کے ساتھ ساتھ جماعتی عربی قاعدہ پڑھانے کا بہترین انتظام • واقفین نو کا ترجیحی بنیادوں پر داخلہ • بچوں کی تعلیمی ضروریات (کتاب، کاپی، پنسل وغیرہ) سالانہ طبی معائنہ اور ماہوار تفریحی و معلوماتی VISIT کا FREE انتظام۔ آڈیو۔ ویڈیو اور جھولے۔
• BROTHER CONCESSION کی سہولت • داخلہ 3 سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے
KIDS WISDOM HOUSE (Pre-School)
14/2 دارالبرکات بالمقابل بیت الاقصیٰ ربوہ ☎ 212745